سوال

(400) باپ کی غیر مدخولہ منکوحہ سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا لیکن رخصتی سے پہلے وہ فوت ہوگیا، اب کیا اس کا بیٹا اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ مذکورہ عورت نکاح کے بعد اس آدمی کی بیوی بن چکی ہے، اب اس پر بیوی کے احکام لاگو ہوں گے، وہ حق مہر کی بھی حق دار ہے، اسے ترکہ سے حصہ بھی ملے گا اور اس نے عدتِ وفات چار ماہ دس دن بھی گزارنے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی عورت کے متعلق سوال ہوا تھا تو انہوں نے جواب دیا پھر اس کی تصدیق قبیلہ اشجع کے چند آدمیوں نے بھی کی تھی کہ یہی فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بروع بنت واشق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا جب کہ اس کا خاوند حضرت ہلال بن مرہ اشجعی رضی اللہ عنہ فوت ہوچکے تھے۔ [1]

جب مذکورہ عورت باپ کی منکوحہ ہے تو اس سے نکاح نہیں ہوسکتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ [2]

’’اور جن عورتوں کو تمہارے باپ نکاح میں لاچکے ہیں، تم ان سے نکاح نہ کرو مگر پہلے جو ہوچکا سو ہوچکا۔‘‘

اس آیت کریمہ کا واضح مطلب کہ سوتیلی ماں بھی حقیقی ماں کے مقام پر ہے، اس سے نکاح کرنا انتہائی شرمناک اور قابل مذمت ہے، البتہ جو نکاح اس حکم کے آنے سے پہلے ہو چکے تھے وہ کالعدم نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی پیدا شدہ اولاد حرامی ہوگی، وراثت کے احکام بھی ان پر لاگو ہوں گے لیکن اس حکم کے بعد سوتیلی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے، البتہ اگر کوئی شخص رخصتی سے قبل منکوحہ کو طلاق دے دی تو ایسی عورت پر عدت طلاق نہیں ہوگی جیسا کہ قرآن کریم میں اس کی صراحت ہے، البتہ خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں وہ اس کے بیٹے کے نکاح میں نہیں آسکے گی، اس بنا پر صورت مسؤلہ میں مذکورہ عورت، خاوند کے بیٹے کی سوتیلی ماں ہے اور اس سے نکاح کرنا حرام ہے جیسا کہ قرآن کریم نے وضاحت فرمائی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابواود، النکاح: ۲۱۱۴۔

۴[2]/النساء: ۲۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 344

محدث فتویٰ